

از عدالت الاعظمیٰ

چارو چندرا کنڈو

بنام

گورو پاڈا گھوش

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

دستاویز کی تیاری۔ تشخیص کی کارروائی۔ قانون انکم ٹیکس حکام کو عدالت میں کارروائی کا اکتشاف کرنے سے روکتا ہے۔ ٹیکس دہندگان کی طرف سے چھوٹ۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)۔ دفعہ 54۔

مدعا علیہ کی جانب سے جمع کرائی گئی رقم کی وصولی کے لیے دائر مقدمے میں درخواست گزار نے کہا کہ درخواست گزار کی جانب سے اس کی ذمہ داری ادا کر دی گئی ہے۔ اس درخواست کی حمایت میں درخواست گزار نے ثبوت کے طور پر ایک بیان پیش کرنے کی کوشش کی جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مدعا علیہ نے 1949-50 کے لئے اپیل کنندہ کے انکم ٹیکس کے تخمینے سے متعلق کچھ کارروائیوں میں انکم ٹیکس افسر کے سامنے پیش کیا تھا، اس مقصد کے لئے اپیل کنندہ نے ٹرائل کورٹ میں درخواست دی کہ انکم ٹیکس کمشنر کو ریکارڈ کو عدالت میں پیش کرنے کے لئے ریج پر جانے کے لئے کہا جائے۔ مدعا علیہ کے بیان کے بارے میں انکم ٹیکس کمشنر کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراض پر عدالت نے کہا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 54 کے تحت لگائی گئی پابندیوں کے پیش نظر انہیں بیان پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ ایکٹ کی دفعہ 54 میں شامل پابندی صرف ایک ٹیکس دہندہ کی طرف سے دیئے گئے ثبوتوں سے متعلق ہے نہ کہ دیگر گواہوں سے، اور کسی بھی صورت میں، اس دفعہ کی دفعات صرف ٹیکس دہندہ کے

مفاد میں اور تحفظ کے لئے ہیں، بشرطیکہ ٹیکس دہندہ استحقاق سے دستبردار ہو، اس میں شامل ممانعت غیر فعال ہو جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 54 میں لگائی گئی پابندی مطلق ہے اور اس دفعہ کے نفاذ کو ٹیکس دہندگان کی جانب سے کسی بھی رعایت سے ختم نہیں کیا جاسکتا ہے جس کے جائزے میں ثبوت پیش کیے گئے تھے، دستاویز پیش کی گئی تھی یا ریکارڈ تیار کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 206 آف 1959۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 28 مئی 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1955 کے سول رول نمبر 3317 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے این سی چٹرجی، اے کے دتہ اور پی کے چٹرجی۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

5 مئی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ اس اپیل کا جواب دہندہ گرو پد گھوش نے مقدمہ نمبر 41 آف 1953 میں علی پور، ضلع 24 پرگناز، مغربی بنگال میں ماتحت جج کی چھٹی (6 ویں) عدالت میں اپیل کنندہ نے دائر کیا۔ چارو چندر کنڈو کے خلاف 3-12-32,132 روپے کیلئے دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ اس نے 11 مئی 1949 کو اپیل کنندہ کے پاس پیش قدمی کی تھی، "عارضی رہائش کے قرضے کے ذریعے" کو میلا یونین بینک، کلکتہ پر ایک چیک کے ذریعے 30,000 روپے، اور یہ کہ اپیل کنندہ نے دو قسطوں میں 5,500 روپے کی ادائیگی کی تھی۔ ایڈوانس کی رقم اور 24,500 روپے کا بقایا سود کے ساتھ واجب الادا تھا اور اپیل کنندہ نے اپنے تحریری بیان کے ذریعے استدعا کی کہ مدعا علیہ نے اسے اور اس کی بیوی چہلا بالا کو 30,000 روپے کا قرض

دیا تھا اور ایک وعدہ نوٹ تھا۔ قرض لینے والوں کی طرف سے مدعا علیہ کے حق میں اور قرض کی ضمانت کی ضمانت کے طور پر، مذکورہ چہلا بالا کی بعض غیر منقولہ جائیدادوں کے ٹائٹل ڈیڈز مدعا علیہ کے پاس جمع کرائے گئے اور اس کے بعد 7 ستمبر 1949 اور 13 اپریل 1953 کے درمیان، اپیل کنندہ نے 37,000 روپے کی مجموعی رقم کی ادائیگی کی تھی اور مدعا علیہ نے اس طرح کی واپسی پر سود کی مد میں 235-7-0 روپے کی رقم چھوڑ دی تھی اور اس کے اعتراف میں، پروموشنی نوٹ اور غیر منقولہ کے ٹائٹل ڈیڈز مدعا علیہ کے پاس درج جائیدادیں واپس کر دی گئیں۔ اپیل کنندہ نے دیگر درخواستیں بھی اٹھائیں جو اس اپیل کے مقاصد کے لیے مادی نہیں ہیں۔ استدعا پر، واپسی ثابت کرنے کا بوجھ اپیل کنندہ پر پڑا۔

درخواست گزار نے ماتحت جج سے درخواست کی کہ انکم ٹیکس کمشنر کو سمن جاری کیا جائے جس میں افسر کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ چار و چندر کنڈو کے جائزے میں انکم ٹیکس افسر 1 (2) ڈویژن کے سامنے "مدعا علیہ کی طرف سے دی گئی اصل فائل اور بیانات" کو "مجاز افسر کے ذریعے" پیش کرنے کا انتظام کرے۔ انکم ٹیکس کمشنر نے عدالت کو بتایا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت لگائی گئی پابندیوں کے پیش نظر وہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تخمینہ کارروائی کا کوئی بیان، گوشوارے، اکاؤنٹس، دستاویزات یا ریکارڈ پیش کرنے یا اس کی حمایت میں ثبوت دینے سے قاصر ہیں۔ اس کے بعد درخواست گزار نے درخواست دی کہ انکم ٹیکس کمشنر کے اعتراض کو نظر انداز کیا جائے اور انکم ٹیکس افسر یا کسی دوسرے مجاز افسر کو ہدایت دی جائے کہ وہ مدعا علیہ کے ذریعہ دیا گیا بیان پیش کریں اور 22 فروری 1950 کو درخواست گزار کی آمدنی کا تخمینہ لگانے کی کارروائی میں ریکارڈ کریں۔ عرضی میں پیرا گراف 10 کے ذریعے درخواست گزار نے کہا کہ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 54 کی حقیقی تعمیر پر، انکشاف اور پیشی سے استثنیٰ صرف ٹیکس دہندگان کے ذریعہ دیئے گئے ثبوت یا گواہی وغیرہ سے متعلق ہے، نہ کہ دوسرے گواہوں کے بیانات یا ثبوتوں سے۔ کسی بھی صورت میں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت ظاہر کرنے اور پیش کرنے پر پابندی صرف ٹیکس دہندگان کے مفاد میں ہے، ٹیکس دہندہ خود اس خصوصی تحفظ اور استحقاق کو ختم کر سکتا ہے" اور یہ کہ اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت تحفظ اور استحقاق کے اپنے حق کو معاف کر دیا ہے۔

درخواست گزار کا معاملہ یہ تھا کہ 1949-50 کے لئے درخواست گزار کے انکم ٹیکس کی تشخیص سے متعلق کچھ کارروائیوں میں مدعا علیہ نے 22 فروری 1950 کو انکم ٹیکس افسر کے سامنے بیان دیا تھا اور مقدمے میں اپنے دفاع کی حمایت کرنے کے لئے وہ چاہتا تھا کہ بیان عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ نچلی

عدالت نے انکم ٹیکس کمشنرز کے اس اعتراض کو برقرار رکھا کہ دفعہ 54 کے پیش نظر انہیں وہ بیان پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو انہیں پیش کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا اور کلکتہ ہائی کورٹ نے کوڈ آف سول پروسیجر کی دفعہ 115 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اس رائے کی تصدیق کی۔

انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 54 پہلی ذیلی دفعہ کے ذریعے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات کے تحت پیش کیے گئے کسی بھی بیان، جمع کرائے گئے اکاؤنٹس یا دستاویزات یا کسی بھی ثبوت، یا حلف نامہ یا بیان میں شامل تمام تفصیلات کا اعلان کرتی ہے، باب 8 کے تحت کسی بھی تشخیصی کارروائی کی کارروائی کے دوران، یا کسی بھی تشخیصی کارروائی کے ریکارڈ یا کسی بھی کارروائی کے لئے تیار کی گئی مانگ کی وصولی سے متعلق کسی کارروائی میں شامل ہے۔ ایکٹ کے مقاصد کو خفیہ سمجھا جائے گا۔ اس کے بعد ذیلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ انڈین ایویڈنس ایکٹ 1872 میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، کوئی بھی عدالت اس ایکٹ میں فراہم کردہ کسی بھی سرکاری ملازم کو اس طرح کی کوئی واپسی، اکاؤنٹس، دستاویزات یا ریکارڈ یا اس طرح کے کسی ریکارڈ کا کوئی حصہ پیش کرنے یا اس کے بارے میں ثبوت پیش کرنے کا حق دار نہیں ہوگی۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت اگر کوئی سرکاری ملازم ایسی کسی دستاویز، ریٹرن، اکاؤنٹس، دستاویزات، ثبوت، حلف نامہ، بیان حلفی یا ریکارڈ میں موجود کسی بھی چیز کا انکشاف کرتا ہے تو اسے چھ ماہ تک قید اور جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ دفعات ذیلی دفعہ 3 کی شق (اے) سے (پی) میں بیان کردہ مخصوص دستاویزات پر لاگو نہیں ہوتی ہیں۔

یہ واضح ہے کہ انکم ٹیکس کی کارروائی کے دوران سرکاری ملازمین کو دی گئی معلومات کو ایک جامع شق کے ذریعہ ظاہر کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ انکم ٹیکس حکام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ظاہر کردہ معلومات، دیئے گئے شواہد اور پیش کردہ دستاویزات کو خفیہ رکھیں: عدالتوں کو کسی بھی سرکاری ملازم کو دستاویزات یا ریکارڈ پیش کرنے اور یہاں تک کہ اس کے بارے میں ثبوت پیش کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور ثبوت، دستاویزات یا ریکارڈ کی تفصیلات ظاہر کرنے والے سرکاری ملازمین کو سزا دی جاتی ہے۔ جائزہ کارروائی میں مدعا علیہ کی طرف سے مبینہ طور پر دیا گیا بیان دفعہ 54 کی ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ نوعیت کا نہیں ہے۔ لہذا ذیلی دفعات (1) اور (2) کے نفاذ سے مستثنیٰ نہیں ہے، عدالت کے خلاف دستاویز پیش کرنے کا واضح حکم ہونے کی وجہ سے ماتحت جج نے اپیل کنندہ کی درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر چٹرجی نے دلیل دی کہ دفعہ 54 صرف ٹیکس دہندگان کے تحفظ کے لئے نافذ کی گئی ہے اور اگر ٹیکس دہندہ اپنے تحفظ کے لئے نافذ کردہ استحقاق کو چھوڑ دیتا ہے تو اس میں شامل پابندی غیر فعال ہو جائے گی۔ لیکن مقننہ کے ذریعہ استعمال کی جانے والی زبان میں ایسا کوئی استثنیٰ نہیں ہے، چاہے وہ ظاہر ہو یا ظاہر ہو۔ دفعہ 54 کے تحت عدالت کے خلاف عائد پابندی مطلق ہے: اس کا آپریشن ٹیکس دہندگان کی طرف سے کسی بھی رعایت سے ختم نہیں ہوتا ہے جس کے جائزے میں ثبوت پیش کیے جاتے ہیں، دستاویز پیش کی جاتی ہے یا ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے۔

مسٹر چٹرجی نے اپنی دلیل کی حمایت میں بوچی بائی بمقابلہ ناگپور یونیورسٹی پر بھروسہ کیا کہ ایک ٹیکس دہندہ اس استحقاق کو ختم کرنے کا حقدار ہے جو اسے دفعہ 54 کے ذریعہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ تاہم، اس معاملے میں، صرف ایک سوال جس کا تعین کیا جانا تھا، وہ یہ تھا کہ آیا ریکارڈ کیے گئے بیانات کی مصدقہ کاپیاں یا انکم ٹیکس حکام کی طرف سے جاری کردہ احکامات ان دستاویزات کے مندرجات کو ثابت کرنے کے لئے ثبوت ایکٹ کی دفعہ 65 کے تحت قابل قبول تھے۔ اس معاملے میں عدالت نے کہا:

بچ نے کہا، یہ ہدایت کہ اس طرح کے دستاویز (دفعہ 54 میں بیان کردہ دستاویزات) کو خفیہ مانا جائے، انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے افسروں کے لیے ایک ہدایت ہے اور ہماری رائے میں یہ ٹیکس دہندگان کے لیے کھلا ہے کہ وہ اس حق کو چھوڑ دیں اور اگر چاہیں تو ثبوت دے سکتے ہیں، یا اس طرح کے ریکارڈ میں موجود تفصیلات، جیسا کہ راماراؤ بمقابلہ وینکٹ رامیا میں رکھا گیا تھا۔ اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ دفعہ 54 جو اس طرح کے ثبوت دینے سے منع کرتی ہے۔ یہ دفعہ صرف انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے افسروں کو ہدایت دیتی ہے کہ وہ ایسی دستاویزات کو خفیہ مانیں اور عدالت کو سرکاری ملازمین کو اس طرح کے دستاویزات پیش کرنے یا اس طرح کے دستاویزات کے بارے میں ثبوت دینے سے روکتا ہے۔

لیکن یہ سوال کہ آیا مدعا علیہ کی جانب سے انکم ٹیکس افسر کے سامنے دیے گئے بیان کی مصدقہ کاپی قابل قبول ہے یا نہیں، اس اپیل میں اس کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ ماتحت جج نے 18 نومبر 1955 کی کارروائی میں واضح طور پر درج کیا کہ ان کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اگر مذکورہ مصدقہ کاپی ثبوت میں قابل قبول پائی جاتی ہے تو مقدمے کی سماعت کے وقت دستاویز کی مصدقہ کاپی ثبوت میں قابل قبول نہیں ہوگی۔ بوچی

بائی کا معاملہ لکشمی نارائن کے ذریعے اسٹنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس کو دیے گئے بیان کی مصدقہ کاپی کی قبولیت کے بارے میں ایک فیصلہ ہے: اس نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ عدالت کو اسٹنٹ کمشنر کے ریکارڈ سے اصل بیانات کو طلب کر کے پیش کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

انکم ٹیکس حکام کے سامنے دیے گئے بیانات کی مصدقہ کاپیوں کی قبولیت کے بارے میں اسی طرح کا نظریہ راما راؤ بمقابلہ راما راؤ میں بھی ظاہر کیا گیا تھا۔ وینکٹر امیا (2)، سورج نارائن بمقابلہ سیٹھ جھبھولائی اور دیگر (ع) اور بناری دیوی بمقابلہ جانی شیطان۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہمیں ان فیصلوں کی صداقت یا دوسری صورت میں کسی رائے کا اظہار کرنے کے لئے نہیں کہا جاتا ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ ان کے پاس اس اپیل میں طے کیے جانے والے سوال کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔